از عدالتِ عظمیٰ

مولوی عیسا قریشی

بنام

ڈسٹرکٹ جج، ڈیوریا اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 16 اگست 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: آرڈر 9 قاعدہ 4 اور آرڈر 22 قاعدہ 3۔

قانونی نمائندے کا متبادل - خود کو شریک مدعی کے طور پر پیش کرنے والے شخص کی طرف سے دائر دعویٰ - دعویٰ اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا کہ یہ دھوکہ دہی کا دعویٰ تھا - شریک مدعی مردہ مدعی کے بیٹے کے متبادل کی درخواست دائر کرنا - متوفی مدعی کا زیر حراست بیٹا متبادل ہونے کا حقدار نہیں تھا کیونکہ دعویٰ پہلے ہی خارج ہو چکا تھا اور حتمی ہو گیا تھا - جب دعویٰ پہلے ہی حتمی ہو چکا ہو تو متبادل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - ڈسٹرکٹ جج نے متبادل کی ہدایت دینے میں قانون کی واضح غلطی کی اور عدالت عالیہ نے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کرنا درست نہیں تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1381-82، سال 1996۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الہ آباد عدالت عالیہ کے C.M.R.P کے فیصلے اور حکم سے۔ نمبر 16944، سال 1995۔

اپیل کنندہ کے لیے منوج سوروپ اور محترمہ للیتا کوہلی۔

جواب دہندگان کے لیے محترمہ سندھیا گوسوامی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ دو اپیلیں الہ آباد عدالت عالیہ کے تاریخ کے 15.11.1995 اور 1.3.1995 کے احکامات کے خلاف اٹھتی ہیں جو نظر ثانی درخواست نمبر 95/16944 اور سی ایم ڈبلیو پی نمبر 91/29890 میں دیے گئے ہیں۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ رام نہور، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ زندہ ہے، نے عرضی دعوی شیڈول کی جائیداد پر قبضہ کرنے اور اس سے لطف اندوز ہونے سے اپیل کنندہ کو روکنے کے مستقل حکم امتناعی نامے کے لیے، منسری کو شریک عرضی دعوی کے طور پر پیش کرتے ہوئے دعویٰ دائر کیا۔ یہ دعویٰ 25 اپریل 1988 کو پیش کیا جانا تھا۔ یہ دعویٰ 27 مئی 1988 کو ڈیفالٹ کے لیے خارج کر دیا گیا۔

آرڈر 9 قاعدہ 4، سی پی سی کے تحت 30 مئی 1988 کو بحالی کے لیے درخواست دائر کی گئی تھی۔ اپیل گزار نے عذراتات دائر کرتے ہوئے کہا کہ رام نہور کا انتقال 4 ستمبر 1979 کو پہلے ہی ہو چکا تھا۔ لہذا، یہ شریک مدعی کی طرف سے ایک مردہ شخص کی طرف سے پیش کیا گیا دھوکہ دہی کا دعویٰ تھا۔ اس درخواست کو 30 مئی 1988 کو خارج کر دیا گیا، اس کے بعد شریک مدعی نے 6 فروری 1990 کو مردہ مدعی کے بیٹے کے متبادل کے لیے درخواست دائر کی۔ اپیل کنندہ نے اعتراض اٹھایا کہ چونکہ دعویٰ پہلے ہی خارج ہو چکا تھا، اس لیے کوئی متبادل نہیں بنایا جا سکتا تھا۔ اس کے مطابق، دیوانی کورٹ نے 6 فروری 1990 کو درخواست مسترد کر دی۔ مدعا علیہ نے اس

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معاملے کو نظر ثانی کے طور پر ضلعی جج کے پاس پہنچایا۔ ضلعی جج نے 6 جولائی 1991 کے اپنے حکم کے ذریعے درخواست کی اجازت دی اور متبادل کی ہدایت کی۔ جب اسے رٹ پٹیشن میں عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کیا گیا تو عدالت عالیہ نے اسے مسترد کر دیا۔

اس لیے سوال یہ ہے: کیا دعویٰ علیہ کسی ایسے مقدمے میں متبادل ہونے کا حقدار ہے جو پہلے ہی خارج ہو چکا ہے اور حتمی ہو چکا ہے؟ اگرچہ مدعاعلیہان کی وکیل محترمہ سندھیا گوسوامی نے جوابی حلف نامہ داخل کرنے کے لیے بار بار وقت مانگا، لیکن کوئی جوابی حلف نامہ دائر نہیں کیا گیا۔ حقائق کے بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب زندہ ہونے کا دعوی کرنے والے مردہ شخص کی جانب سے دعویٰ دائر کیا گیا تھا اور شریک مدعی کو مقدمے میں شامل کیا گیا تھا، تو یہ واضح ہو گا کہ شریک مدعی نے عدالت میں دھوکہ دہی کی اور عدالتی عمل کا غلط استعمال کیا۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا دعویٰ میں مردہ مدعی کے بیٹے کا متبادل جائز ہو گا؟ یہ محوری ہے کہ متوفی کے بیٹے کا اس سے بہتر کوئی آزاد حق نہیں ہے جو خود اصل مدعی کا تھا۔ کسی مردہ شخص کی جانب سے دعویٰ دائر کرنے کے بعد اور جب دعویٰ پہلے ہی حتمی ہو چکا ہو تو متبادل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا، ضلعی جج نے متبادل کی ہدایت میں قانون کی ایک واضح غلطی کی اور عدالت عالیہ نے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کرنا درست نہیں تھا۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document